

حضرت مولانا فاضی محدث مسالم الدین رح

خالد بن بیزید اموی

پہنچا مسلمان سائنس دان



اسلام کے اولین سہنگی علمی دور کی تاریخ کو منع کرنے میں اسلام دشمن باطنی تحریک کے ساتھ اٹھا رہی اور ایمیون صدی کے پریست مسٹر شریفین نے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مسلمانوں نے کوئی علمی ترقی کی ہو یا عمرانی، مسٹر شریفین کے نہتے سے یہ رال ٹکپتی ہی رہتی ہے کہ اس عظمت کمال کریورپ کے کھاتے میں ڈال دیں رشتلا فرنگیوں کی نئی "تحقیق" یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فتح عجمی رومان لارم کو سامنے رکھ کر مرتب کی ہے۔ (سیرت المعنان شبلی علیہ)^{۱۹} اور تاج محل ۲۰ گرو اور مقبرہ جہانگیر لاہور، اطا لوی ہند سینے نے بنایا تھا۔ (اشارةات مؤلفہ ترقی) یہ ایک غیر متنازع حقیقت ہے کہ اسلام کے زربی علمی اور ثقافتی ادوار میں جس وقت مسلمانوں کا آفتاب ملہم و ہزار آسمان تحقیق و اجتہاد و ایجاد اور نصف اہنگ پر تاباں و درختاں تھا اس زمانے میں یورپ جہالت و ادب کی گھٹائیوں تاریخیوں میں ڈوبا ہوا تھا علم و فن کا وہ کونسا پہلو تھا جس پر مسلمان محققین ۲۱ ہمیں ہم ہیں ۲۲ کا ڈلکا نہیں بجا رہے تھے۔

اچھے یورپی عیسائی اہل قلم فرود و سلطی میں مسلمانوں کے علم و فن کی بالا دستی کا لاکھ انکار کریں یا یونیورسٹی عیسائی اصل علم نے یورپ کے اس بخود مغلط گھنٹہ کے ڈھنوں کا پول کھوئی کر رکھ دیا۔ یورپ نے گھنڑوںہ پیٹا کہ ہندوستان کا بھری راستہ سب سے پہلے ایک یورپی عیسائی داس کر ڈی گامنے دریافت کیا تھا۔ یعنی عرب عیسائیوں نے اس گھنڑے کے ڈھوں کا پول

یوں کھولا کر جس وقت داسکوڈی کا نامے ایک عرب ملاح شہاب الدین کی رہنمائی میں یہ سفر کیا اس سے کہیں پہلے عرب ملاح یورپ، افریقیہ، ایشیا، جادا، سماڑا بلکہ چین تک کے سمندر تھنگانگتے پھر رہے تھے۔ مشہور لبنانی محقق عرب عیسائی مسٹر لوئی مولف (MALUF) نے مشہور کتاب المبجر کے حصہ ادب و علوم (سترھویں ایڈیشن) میں لکھا ہے کہ داسکوڈی کا نامے ایک عرب ملاح کی زیر نگرانی یہ سفر کیا تھا، المبجر ص ۲۸ پر لکھا ہے:

”فاسکو دی گاما۔ بیو رتخالی من مشاهیر التوتیین اکتشاف طریق الہند عن رأس الرجاء الصالح ۱۴۹۸ء استuhan بالعرب“

یہ تھدی طریقہ فتح مجاہیل المحيط الہندی ۔

داسکوڈی کا نامے مشہور پر تکالی ملاح تھا جس نے ایک عرب ملاح سے امداد مانگی اور اس کی راہنمائی میں ۱۴۹۸ء میں رائس امید کے راستے سے بھرپور نادریافت اور گنام بحری راستے معلوم کیے تھے۔“

پھر ص ۳۹۳ پر اس عرب ملاح کے متعلق لکھا ہے:

”شہاب الدین احمد بن ماجد بن لوق عربی شہیر باسدن البحر و بال محلہ ومن المرحیّان الرحالۃ فاسکو دی گاما انخذله رُبانا لسفینہ فی رحلۃ ۱۴۹۸ء لِهِ الفوائد فاصول علم البحر والقوادع و حاویۃ الاقتصار فاصول علم البحار۔“

”شہاب الدین احمد بن ماجد ایک عرب ملاح تھا جو“ شیر سمندر ”اور“ معلم ”کے القاب سے مشہور تھا اور یہ پہنچ بات ہے کہ داسکوڈی کا نامے اپنے صرف ہند ۱۴۹۸ء میں اسی کو رہبہر ملاح بنایا تھا۔ فن سمندر بانی (ملاحت) میں اسی کی دو تصانیفیں بھی ہیں۔ ایک کانام۔ الفوائد فی اصول علم البحر والقواعد ہے۔ اور دوسری کانام عاویۃ الاقتصار فی اصول علم البحار ہے۔“

یہی مسٹر لوئی المبجر کے ص ۳۹۳ پر اس کتاب کیے متعلق لکھا ہے:

”المفوائد فی اصول مجلہ علوم والقوادع (یعنی دشمن)“ جملہ تاثر نہیں فن

الملحمة وعلاقتها بالنحو في خليج العجم والهندى وشواطئ جزيرة العرب وسوما ترا وسيلون وزنجبار اللهم شهاب الدين احمد بن ماجد بن ابى الركائب ۱۳۸۹ مخطوط فـ باريس -
”مُلْحَمَّ فَارِسْ بْرِ هِنْدْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ زَنجِيَّارِ افْرِيقِيَّةِ لِنَكَا سَامَاطَرَا كَيْ سَمَنْدَرَوْلِ مِنْ بَنْ“
سمندر بانی (ملحمة) کی تاریخ اور آسامی ستاروں کے ساتھ اس فن کے تعلق کے بارے میں یہ کتاب شہاب الدین احمد بن ابی الرکائب نے ۱۳۸۹ ع میں تصنیف کی اور اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ پریس کے کتب خانے میں موجود ہے :

اس حوالہ سے معصوم ہوا کہ عرب ملائح صرف چیزوں چلانے والے ملاج ہی نہ تھے بلکہ صاحب تصنیف بھی تھے اب ایک اور اہم عرب ملائح کے تعلق سڑکوں نے ہی المنجد میں ص ۲۶۴ پر یوں لکھا ہے :

”سَلِيمَانُ الْمَهْرِيُّ مِنْ مُتَشَاهِيْنِ بَجَارِينَ الْعَرَبِ لِقَبْ بِمَعْلُومِ الْبَحْرِ
تَوْفِيَّ نَحْوَ ۱۵۵۳ مِنْ وَضْعِ مُولَفَاتِ عَرْضِ لَا حَوَالَ الْبَغْوَمِ وَالْبَرَيَّاَجِ
وَنَوَامِيسِهَا فِي أَنْوَاعِ الْبَحْرِ وَوَصْفِ طَرِيقِ الْبَحْرِيَّةِ بَيْنِ
بَلَادِ الْعَرَبِ وَالْهِنْدِ وَأَنْدُونِيَّيَا وَالْمَصِيرِ“ -
”سلیمان مہری عرب کے مشہور ماہر ملاحوں میں سے تھا اس کا لقب بھی معلم البحر تھا انداز ۱۵۵۳ ع میں اسکی وفات ہوئی اس نے بہت سی تصنیف کی ہیں جن میں آسامی ستاروں کے حالات بحری ہواؤں اور ان کے سمندری طوفانوں پر اثرات بحر عرب مالک، ہندوستان، انڈونیشیا اور میں کے سمندری سفروں میں پیش آئے ہیں ہمفصل بیان کئے ہیں“ -

مسمانوں کی اخلاقی عظمت :

لگے ہاتھوں اس مقام پر مسلمانوں کی اس اخلاقی عظمت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ مسلمانوں نے یومن سے رالمجتہن طب سکھی کھل ایسی محنت سے اور ذرا نہ است سے ایسے رائی سے پیار

بنیا یا لیکن اس کا نام " طبیب یونانی " ہی رکھا تاکہ محسین اول " یونان " کا نام روشن ہے لیکن طوڑا چشم احسان فراموش یورپ کا اخلاقی پہلو یہ ہے کہ انکے سب سے پہلے استشراق جربرٹ (JERBERT) نے دسویں صدی عیسوی میں فرانس سے انگلس (اسپین) کا سفر کیا، وہاں لمبی مدت مسلمان استاذوں سے ہر قسم کے علوم سیکھے پھر واپس آیا، اس کے بعد پیرل اینیز (PIERREL AENERE) اور پیرل ارڈی کریون (DE CREMONE) گیارہویں اور بارہویں صدی میں انگلس سے علوم عربیہ سے مالا مال ہو کر واپس آئے اور وہی علوم یورپ میں پھیلاتے۔ لیکن کیا مجال جو مسلمانوں کے احسان کا نام بھی لے جائیں۔۔۔۔۔ سع ہے: " وَلَلَّهِ فِي خَلْقِهِ شَيْءٌ " اور یہ ستر جربرٹ ۱۹۹ میں پوپ مقرر ہوا تھا۔ (" الاستشراق والمستشرقون " علامہ ذاکر مصطفیٰ السباعی رئیس غیرہ نعمت اسلامی یونیورسٹی ص ۱۶ طبع کویت ۱۹۹۸ء)

— ملک محمد فیروز فاروقی نے خالد اموی کے علی اور فتنی کمالات کے مخفی گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے اور ان سلسلے میں بڑی مفید معلومات فراہم کی ہیں لیکن ان کے ذاتی ملالات اور سوانحی تفصیلات کچھ زیادہ نہ درج کر سکے۔ راقم المحدث نے مناسب سمجھا کہ ان کے کچھ ذاتی حالات اور سوانحی خصوصیات پک جا کر دے تاکہ تصور یہ مکمل ہو جائے۔

تاریخی پرس منظر:

عبد مناف کے چار بیٹوں میں سے دو بیٹے ہا شم اور عشم (عبد شمس) ایک ماں سے
تو امام پیدا ہوئے تھے اور حقیقی بھائی تھے۔ ہاشم کی اولاد میں سے عبد المطلب سرفراز قوم تھے۔
اور عبد المطلب کے دس بیٹوں میں سے عبد اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد تھے۔
حضرت علیہ السلام کو جب بیوت لی تو اس وقت آپ کے چار چچا زندہ تھے۔ حضرت حمزہ،
حضرت عباس، ابو لمب اور ابو طالب۔ حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشترن بالسلام
ہوئے۔ ابو لمب نے اتنی شدید عداوت ظاہر کی کہ اس کی مذمت میں اس کے نام کے
مراحت کے ساتھ ایک سورہ لمب نازل ہوئی اور ابو طالب حضور کے ساتھ محبت کے باوجود
موسوعہ فہارس مجلات علمیہ | دی ریاست و جمہر کا جامع اشاعت

اسلام کا اعلیٰ ہمارہ نزک سے اور ان کے اس عدم اعلیٰ اسلام کی تصریح شیخ صدق نے اپنی کتاب جامع الاخبار مطبوعہ تہران میں ص ۱۶ پر لکھی ہے۔

عبدشم کی اولاد :

عبدشم کی اولاد میں سے دو بیٹے ایسے اور عبد العزیز بھی تھے۔ عبد العزیز کے ایک پوتے حضرت ابو العاص بن ربيع بن عبد العزیز بن عبدشم بھی تھے۔ یہ ابو العاص ام المؤمنین سیدہ خدیرہ الجیری کے حقیقی بھانجے اور حضور علیہ السلام کی تماں اولاد کے خار زاد بھانجی بھی تھے اور دونوں کے پہلے داد بھی تھے کہ حضور علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی سیدہ زینتؓ کے شوہر تھے۔

بنو امیہ :

عبدشم کے دوسرے بیٹے ایس کے تین بروں کے حرب، ابو العاص اور عاص تھے۔ ابو العاص کے دو بیٹے عفان اور حضرت حکم تھے۔ عفان حضرت عثمانؓ کے والد اور حضرت مردانؓ کے بھی تھے اور حضرت حکمؓ حضرت مردانؓ کے والد اور حضرت عثمانؓ کے چچا تھے۔ اور حرب کے بیٹے حضرت ابوسفیانؓ تھے اور حضرت ابوسفیانؓ کے تین بروں کے بہت مشہور اور دھڑاۃ عربؓ میں سے ہو گزرے ہیں۔ حضرت یزید الجنیزؓ ایک والدہ سے، حضرت معادیرؓ دوسرا والدہ سے اور حضرت زیدؓ تیسرا والدہ سے۔ حضرت معادیرؓ ام المؤمنین سیدہ ام جہیزؓ کے حقیقی بھائی اور خالِ المؤمنین (مسلمانوں کے مانموں) مشہور تھے۔ سیدتا معادیرؓ کے پوتے ابو شام خالد بن یزید ہوئے ہیں۔

حضرت معادیرؓ کی اولاد میں سے خالد اور ان کی بہن عاکہ بنت یزید بن معادیرؓ بعض صورت میں منفرد بے شان تھے۔ حضرت عاکہ معمراً خاتون تھیں۔ مالک تحقیق و تاج ربارہ فیلفی ان کے محروم تھے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) - عاکہ کے دادا حضرت ایس معادیرؓ (۲) - عاکہ کے والدہ بن معادیرؓ موسوٰ علیہ السلام میں اعلیٰ اسلام کا جامع اشاریہ

(۱۲) عاتکہ کے بھائی خلیفہ معاویہ ثانی (۱۳) عاتکہ کے خسر حضرت مردان (۱۴)
 (۱۵) عاتکہ کے شوہر خلیفہ عبدالملک بن مردان (۱۶) عاتکہ کا رٹھا خلیفہ یزید بن عبدالملک
 بن مردان عاتکہ کے تین ناسکے ہیں (۱۷) خلیفہ ولید بن عبدالملک (۱۸) خلیفہ سیمان بن
 عبدالملک (۱۹) خلیفہ ہشام بن عبدالملک (۲۰) عاتکہ کے حقیقی پوتے خلیفہ ولید بن یزید بن
 عبدالملک (۲۱) عاتکہ کے دوناگے پوتے خلیفہ یزید بن ولید بن عبدالملک اور (۲۲) خلیفہ
 ابراهیم بن ولید بن عبدالملک بن مردان رضی اللہ عنہم (۲۳)

ایک اور شرف :

سیدہ عائکہ کا ایک اور شرف یہ بھی ہے کہ وہ جہاں دفن ہوئیں دمشق میں آج تک اس محلہ کا نام در حملہ قبر عائکہ "مشہور ہے۔ البراءۃ والہنایۃ کے مصحح جناب علامہ عبد الحفظ سعد عطیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں : —

"قبر عاتکه محلة من محلات دمشق معروفة بهذا الاسم."

معلم قبر عائکہ، دمشق کے مشہور محلوں میں آج (۱۳۵۱ھ) تک ایک مشہور
معلم ہے۔ الہدایۃ والہنایۃ جلد ۹ ص ۲۳

خالد بن يزيد :

نہ صرف اولاد بخوبی میں بلکہ اپنے وقت کے نوجوانوں میں اپنی مثال آپ تھے، اپنے جد امجد کی خلافت میں آنکھیں کھو لیں اور ابتدا بھری سے حصولِ تعیین کی طرف طبعی رحمان تھا علم دینیات، تاریخ عرب اور علم الالسان ب میں بے مثال تھے، قاضی ابن حکمان ان کے بارے میں لکھتے ہیں (۱۴): «کافِ اعلم قریش بفنونِ العلم»۔

علم کی سب نسموں میں فرشش کے سب سے بڑے عالم تھے۔

اور حافظ ابن عساکر اسی تاریخ ابن عساکر می لکھتے ہیں (۳)۔

موسوعه فهارس مجلات علمیہ ایڈنی ریٹائل و جرائد کا جامع اشاریہ

”قال ابن ابی حاتم کاف نے الطبقۃ الثانیہ من تابعی اهل

الشام۔ و قیل عنہ قد علم علم العرب والجمیع“

اما ابن ابی حاتم نے فرمایا ہے کہ اپنے تالبین شام کے دوسرے طبقہ تالبین میں سے
نکھلے اور ان کے متعلق ہی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عرب بحاجم کے علوم حاصل کئے۔

اور ابن عبد ربہ اندلسی نے العقد الفرید میں خالد کے متعلق حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ
کا یہ قول نقل کیا ہے - (۲)

ما ولدت امیہ مثل خالد بت یزید۔

خالدان بن ہوا میرہ میں خالد بن یزید کی طرح کا کوئی دوسرا بیٹہ پیدا نہیں ہوا۔

بچپن ہی سے کتابیں جمع کرنے اور پڑھنے پڑھانے کا شوق تھا، امام ابن عساکر نے ان کا
لپتے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں کتابوں کا عاشق تھا۔

”کاف نے يقول کہت مولعاً بالكتب“

ادرا بن نذیم البرائی نے الفہرست میں لکھا ہے کہ (۱۵)

المذی عَنِي بِاخْرَاجِ كِتَابِ الْقَدْمَاءِ فِي الصُّنْعَةِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدٍ... وَهُوَ

اول من ترجم له کتاب الطب و النجوم و کتاب الکیمیا و کان جوا اداً۔

خالد سب سے پہلا ادمی ہے جس نے پڑا نے ماہرین فن کیمیا کی کتابوں کو بہتیا کیا اور طب
نجوم اور کیمیا کے فنون کی کتابوں کے ترجمے کرنے۔ بڑا دریا دل ادمی تھا۔

تصانیف :

اور نہ صرف یہ کہ تابی میں جمع کرنے کا شوق تھا بلکہ خود بھی صاحب تصانیف تھے۔

یا تو متھوی نے سہم الادبار ^(۱۶) میں انہی دو کتابوں کے یہ نام تبلیغ ہیں ۔

۱- السر البدریع فی فک رمز المیمع ۲- کتاب الفردوس۔

ابن نذیم الوراق نے لکھا ہے کہ انہی بہت سی کتابوں میں سے تین کتابیں میں نے بھی

وله عدة كتب ورسائل وله شعر كثير في هذا المعنى رأيت منه نحو خمس ملايين ورقة ورأيت من كتبه كتاب الحرارات وكتاب الصحيفة الكبير وكتاب الصحيفة الصغير وكتاب وصيحة الله في الصنعة -

بہت سی کتابیں اور رسالے انکی تصنیفات میں سے ہیں اور سائنسی علوم میں بھی ان کے
بہت سے اشعار ہیں جن میں سے میں نے بھی پانچ صفحات دیکھے ہیں
اور انکی کتابوں میں سے کتاب الحرات

اور کتاب الصھیفہ الصغیر اور کتاب الصھیفہ الجیر اور صنعت کیمیا میں اپنے بیٹے کے نام ایک دصیت نام بھی ہے جو میں نے بھی دیکھے ہیں۔ (۲۷)

علم کو یاد رکھنے کا عجیب طریقہ اختیار کر رکھا تھا۔ اپنی باندزوں کو سامنے بٹھا رکھتے اور اپنے سبق کا ان کے سامنے تحریر کرتے رہتے اور پھر ان کو رکھتے مجھے مسلوم ہے کہ تم میں یہ علم نگھننے کی صلاحیت نہیں۔ طبیعت متوازن اور متواضع تھی۔ لتنے علم کے باوجود وغایب اور گھنٹہ کا نام نہ تھا۔ ان کا مشہور مقولہ تھا کہ ”یہ عالموں میں بھی نہیں اور جاہلوں میں بھی نہیں ہوں۔ علم جہاں سے بھی ملے حاصل کرنے کی لمحی تھی۔“

عمرہ بن رومیم . خالد سے ہی ردايت کرتے ہیں کہ خالد نے فرمایا :
 مجھے ایک دفعہ الجزیرہ (دجلہ اور فرات کے دریاں کا داداہ) جانے کا اتفاق ہوا۔
 اور کسی کو تباہ کے بغیر میں چیلے سے باس اور حکیم تبدیل کر کے پہل کھڑا ہوا۔ ایک جگہ کیا دیکھتا
 ہوں کہ کچھ باری ادران کے چیلے ایک جگہ اکٹھے کھڑے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس پہنچ گیا اور
 پور چاہ کر آپ لوگ یہاں کس لئے جمع ہیں ؟ وہ بولے کہ ہمارے ایک شیخ ہیں

دہرسال ہمیں اس دن بھاگ ملتے ہیں اور ہم ان سے اپنے
دین کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر اس کے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے
سوچا کہ شاید مجھے بھی کوئی سفید بات معلوم ہو جائے میں بھی ان لوگوں میں کھڑا ہو گیا جب
دہشتگی سامنے کیا تو پہلے تو مجھے بہت غور سے دیکھا پھر بولا تم ان لوگوں میں سے نو معلوم نہیں
موسوعہ فہارس مجلات علمیہ | دیجی ریسائیل | وجہانہ کا جامع اشٹاریا

ہوتے غاباً تم اُستِ محمدیہ میں سے ہو، میں نے کھا بے شک۔ تو راہب نے پوچھا تم اُستِ
محمدیہ کے علماء میں سے ہو یا جاہلوں میں سے۔

ہمیں :- زمینیں ان کے عالموں میں سے ہوں نہ جاہلوں میں سے

راہب :- تمہارا یہ دینی عقیدہ ہے کہ جنت میں صفتی لوگ کھائیں پیں گے۔ لیکن ان کو
پا غافر پیشاب کی ضرورت نہ ہوگی۔

میں :- بے شک ہمارا یہی عقیدہ ہے۔

راہب :- ہاں تو اس کی اس دنیا میں ایک شال بھی موجود ہے۔ تباڈہ کیا ہے۔
میں :- اس کی شال وہ پکتہ ہے جو ان کے پیٹ میں ہے صبح دشام اس کو اللہ کا
رزق بتاہے لیکن وہ پاخانہ پیشاب نہیں کرتا۔

یر بات سن کر اس راہب کا پھرہ مُرخ ہو گیا۔ اور بولا :

راہب :- تم تو کہتے تھے کہ میں نہ علماء میں سے ہوں نہ بہال میں سے

ہمیں :- بے شک میں نہ مسلمانوں کے علماء میں سے ہوں نہ جاہلوں میں سے ہوں۔

راہب :- اپنے لوگوں کا عقیدہ ہے ناکہ صفتی جنت میں خوب کھائیں پیں گے۔ لیکن جنت
کی لعنتوں میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ہوگی۔

میں :- بے شک ہمارا یہی عقیدہ ہے اور بات ہے بھی ایسے ہی کہ جنت میں کچھ
لکھی نہ ہوگی ——————

داہب :- ہاں تو اس کی بھی دنیا میں ایک شال موجود ہے تم تباڈہ شال کیا ہے۔

میں :- اسکی شال ایک عالم کی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا عالم اور حکمت
سلکھا تی پھر اس عالم سے اگر لاکھوں کر درڑوں لوگ بھی برس ہا برس تک پڑھتے رہیں
تو اس عالم کا عالم تو ان لوگوں کو ملے گا لیکن اس کے اپنے عالم میں ذرہ برابر کمی نہ آئے گی۔

راہب :- تم تو کہتے تھے کہ میں نہ علماء میں سے ہوں نہ بہال میں سے ہوں۔

میں :- بے شک میں نہ علماء میں سے ہوں نہ بہال میں سے ہوں۔

صواب عده فہار لگ مکمل اعلیٰ مجتبہ اوریں شکل ایں ملکہ اعلیٰ ارشاد میں اس سے بڑا

حافظ جواب عالم نہیں دیکھا۔

پھر مجھے کہا کہ ایک بات بتا ذکیرا تم میں یہ بات اب پیدا ہو گئی ہے کہ بڑے بُوڑھوں سے چھوٹے پچھے جو گت بازیاں کریں ان کو بُرا بھلا کہیں اور کوئی ان کو نہ روز کے نہ رُو کے۔
میں :- ماں یہ بات تو ہمارے معاشرے میں چل نگلی ہے۔

راہب :- تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے دین میں اب کمزوری آفی شروع ہو گئی ہے اور دنیا کی طرف رجبت بڑھ چکی ہے۔ انتہی با خصار - (۸۸)

کیمیا دانی :

خالد سے کہی نے پوچھا کہ آپ ہم تکیا گری کی طرف ہی متوجہ ہو گئے ہیں، خالد نے جواب دیا۔ خلافت تو دوسری طرف چلی گئی۔ بھائی کی دفات کے بعد لوگ اب مجھے بڑا سمجھ کر میری طرف آتے ہیں ان کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری محمد پر آگئی ہے۔ اس لئے میں نے یہ صفت اختیار کر لی ہے کہ میں بھی کہی کا دست نگرہ نہ رہوں اور میرے احباب مراج بھی بھی اور طرف کا تصدیق کریں^(۹)۔ خالد کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ کچھ بھی ہو خلیف عبدالملک بن مروان صاحب تخت دیا جے ہے اب اس کے ساتھ برابری کا معاملہ رکھنا سوائے استغفار کے ہونہیں سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اس فن میں کامیاب تھے۔ اور خالد کا یہ استغفار خلیفہ عبدالملک کو بھی کھٹلتا تھا۔ ایک دفعہ خلیفہ عبدالملک نے آل ابوسفیان کے موافق اور ذلیل فتنہ بند کر دیتے۔ خالد کے نانا ابوہاشم بن عبدہ کے بھائی عمر بن عبدہ خلیفہ عبدالملک کے پاس اس بندش کی خلکایت کی۔ خلیفہ عبدالملک نے جواب میں کہا کہ ہم تو اس کو دیتے ہیں جو یعنی کی حضرت سمعیہ اور جرمہم کو اپنی خودداری دکھاتے ہم بھی اس کو اسکی خودداری کو پُرد کر دیتے ہیں۔ یہ خالد کی استغفار کی طرف اشارہ تھا۔ جب یہ بات خالد سے بھی تو خالد نے کہا۔ یہ (عبدالملک) تو خود محریوں کا باب را ابوالحران (بھی مجھے کیا دھمکاتا ہے اسے معلوم نہیں کہ اس کے دینے والے ہاتھ کے اور ایک اور ہاتھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بہت فرآخ ہاتھ ہے جو عبدالملک کے فیشن سے بالا بالا ہی بہت کچھ دے دیتا ہے اور پھر عروج موسوعہ فهارس مجلات علمیہ | یمنی رشائل و جرائد کا جامع اشاریہ

عجیبہ کا حق تو اس سے بہت زیادہ عبد الملک کے پاس ہے جتنا عبد الملک نے عمر و کو دیا ہے۔
یہ اشارہ تھا کہ خلافت تو خاندان خالل کی تھی جو آل مروان نے ہتھیاری ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب
کبھی خالد کی عبد الملک کے ساتھ رُد بُرُد بات ہوتی تو خالد عبد الملک کو خاموش ہونے پر مجبور
کر دیتا تھا۔ سورخین نے بھا بھے کہ خالد اپنے باپ کی طرح قادرِ حلام فصیح اور عاصِ جواب تھا۔
امام ابن کثیر نے بھی لکھا ہے کہ :

کان خالد فصیحاً بليخاً شاعراً منطقياً هشد ابيه -"

(تاریخ ابن کثیر جلد ۹ ص ۶)

ایک دلچسپ مکالمہ :

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ خلیفہ عبد الملک کے ولی عہد گھوڑے کے ولید نے اور خالد کے چھوٹے
بھائی عبد الرشّت نے گھوڑے دوڑ لئے۔ اتفاق سے عبد الرشّت کا گھوڑا آگے نسلگیا۔ جس پر ولید
بہت شرمزدہ ہوا اور اپنی خفت مٹانے کے لئے دلپسی میں بدل کانے کے لئے، عبد الرشّت کے گھوڑے
کو کچوک کے لکانے اور عبد الرشّت کی نقیلیں^۹ اتاریں۔ عبد الرشّت کو یہ بے ہودہ حکمیں بہت ہی ناگوار گئیں۔
خفت سے لال سرخ گھر پینچا۔ گھوڑے کو باذھ کر ادھر ادھر کچھ دھونڈنے لگا۔ خالد نے
محکوم کیا کہ کوئی خاص بات ہوئی ہے۔ عبد الرشّت سے پوچھا۔
خالد — عبد الرشّت کیا دھونڈتے ہو؟

عبد الرشّت — آج ولید نے میرے ساتھ گھوڑا دوڑایا۔ میرا گھوڑا اس کے گھوڑے سے
آگے نسلگیا۔ دلپسی پر اس نے میرے گھوڑے کو بدل کانے کے لئے کچوک کے لکانے اور میری
نقیلیں^۹ اتاریں۔ میں ابھی توار سے اس کا کام تمام کرتا ہوں۔
خالد — عبد الرشّت! یہ تو تم نے بہت غلط سوچا ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ امیر المؤمنین کا
ولی عہد ڈیا ہے۔

عبد الرشّت — لیکن اس نے اپنی ناکامی کی خفت مٹانے کے لئے میرے گھوڑے کو کچوک کے

خالد — تم حوصلہ کر دیں ابھی امیر المؤمنین سے بات کرتا ہوں۔

پر کہہ کر خالد عبد الملک کے پاس لگئے اور اس کے پاس اتفاق سے اس وقت ولید بھی موجود تھا۔ خالد نے عبد الملک کو کہا کہ آج ولید اور عبداللہ نے گھوڑے دوڑائے، عبد اللہ کا گھوڑا آگے نکل گیا۔ اس پر ولید نے اپنی خفت مٹانے کے لئے عبداللہ کی نقیلیں آتاریں اور اس کے گھوڑے کو کچھ کے لگاتے۔ اس طرح عبداللہ کی تذلیل کی جو عبداللہ نے بہت محوس کی ہے۔

عبد الملک — یہ خیال بنکرتے ہوئے کہ بات بھی سے کر رہا ہے۔ شاہی گھنڈ میں بے پرواہی سے بولا۔

ان العملوك اذا دخلوا قريه افسدواها وجعلوا
اعزه اهلها اذلةً كذاك يفعلون -
بادشاہ بھی بستی میں داخل ہوتے ہیں اس کو تباہ کرتے ہیں وہاں کے باعزم توں کو زیلا
کرتے ہیں اور ان کا بھی کام ہوتا ہے۔

خالد — و اذا ارادنا ان نهلك قريه امنا متر فيها
ففسقوا فيها فحق عيدها القول فدم ناها ندم برا
جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے امیر دوں سے بڑے کام سرزد
ہوتے ہیں پھر ان کی تباہی حق ہو جاتی ہے تو ہم اس کو تباہ دربار کے رکھ
دیتے ہیں۔

عبد الملک — کھسیانا ہو کر بات کا پہلو بدلتا ہے۔ عبداللہ بہت اچھا نوجوان ہے
اگر اس کے کلام میں لحن نہ ہوتا۔ (بات کرنے میں زیر بزر غلط کرنے کو لحن کہتے ہیں)
خالد — یہیں آپ کے بیٹے ولید کے کلام میں تو عبداللہ سے بھی بہت زیادہ لحن
عبد الملک — ہاں، گو ولید کے کلام میں لحن ہے یہیں اس کے بھائی سیمان کے
کلام میں تو لحن بالکل نہیں۔

خالد — ہاں اگر عبداللہ کے کلام میں لحن ہے تو اس کے بھائی خالد (یعنی خود وہ

عبدالملک — یہن خالد! یہ تو تم نے پہنچنے آپ اپنی تعریف کی ہے جو مناسب تھیں۔
 خالد — یہن امیر المؤمنین! آپ نے بھی تو اپنی تعریف پانے منزکی تھی۔
 عبدالملک — وہ کب؟ وہ کب!!

خالد — جب آپ نے عمر بن سعید (بن عاص بن امیر متوفی ۶۹ھ) کو قتل کیا تھا اور خود اپنے منزہ سے کہا تھا کہ جو عمر بن سعید کو قتل کرے اس کو حق پہنچا ہے کہ وہ لپیٹ اس کارنے سے پر فخر کرے۔
 عبدالملک — ادھر سے ناکام ہو کر دوسرا دفعہ بات بدلتے ہوئے۔ ہمارے والد مرد ان بہت باہمیت انسان تھے۔

خالد — وہ تو اب اس دنیا میں نہیں لیکن اگر میں ان کے متعلق بھی کہنا چاہوں تو بہت پچھر کہہ سکتا ہوں۔

عبدالملک — اب بالکل ہی لا جواب ہو کر خاموش ہو جاتا ہے اور پھر کہتا ہے۔
 خالد اب بھی کرو، تم تو بہت جڑی ہوئے جا رہے ہو۔

خالد — نہیں امیر المؤمنین! بات تو اس شاعر کی ہے جس نے کہا تھا کہ ہاتھ کے ہتھیاروں کی بلاؤں سے زبان کے ہتھیاروں کی بہت بیاد ہے جس سے ہیں۔

اب عبدالملک تو بالکل ہی ہتھیار ڈال بیٹھا لیکن گداپ مجلس کا پنجاں نہ کرنے ہوئے ولید بولا۔

ولید — خالد چُپ رہو، تم تو کسی شمار و قطار میں ہی نہیں ہو (نز عیر میں ہو نے نظریں۔)

عیر نجارتی قافلے کو کہتے ہیں اور ”نفر“ جھلکی شکر کو۔ خالد کو بڑوں کی بات میں چھوٹے (ولید) کا داخل دینا ناگوار گز را اور عبدالملک کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔
 خالد — امیر المؤمنین آپ سُن ہے ہیں کہ آپ کا رکھا کیا مگل افسانی کر رہا ہے۔ پھر دلید کی طرف متوجہ ہو کر ”تم جانتے ہو کہ عیر کس کا ہے اور نفر کس کا ہے؟“ سُنوا ہیرے پر موسوعہ فہارن نجارتی قافلے اعلیٰ (عیر) کا نئی رات تھا اور مسراہ جیون ناجتنہ میں رہیں جنگ

بدر میں قریش کے جنگی شکر کا کامردار تھا۔ البتہ اگر تم یوں کہتے کہ ”بھیری“ اور انگلوروں کے جھنڈ“ اور طائف“ اور اللہ حضرت عثمان پر حسم فرماتے تو ہم تمہاری تصدیق کرتے ہیں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عبد الملک کے داد حضرت علیم کی جانداد طائف میں تھی وہاں اہنزوں نے بھیریوں کے روپ پال رکھتے تھے دن کران کو چراتے دوپہر کو انگلوروں کے کسی سایہ دار جھنڈ کے نیچے آرام کرتے حضرت عثمان نے ان کو اپنے دورِ خلافت میں مدینہ جلا لیا تھا۔ حضرت علیم حضرت عثمان کے چپا تھے۔ (۱۰)

خوش مزاجی

غالدین بیزید بے حد سیلِم الغفرت اور خوش مزاج تھے۔ بعض دفعہ ان کے ”مطابعات“ سے عبد الملک سنت پٹا کر رہ جاتا۔ عبد الملک کا ایک چھٹوا بھائی تھا معاویہ بن مردان۔ اس کی عقل خاصی کمزور تھی اور ابو مغیرہ کیفیت تھی۔ ایک دن وہ خالد کو مل گیا تو خالد نے ابو مغیرہ سے ہمہ کہا ابو مغیرہ! یہ کیا بات ہے کہ تمہارا بھائی تم کو بالخل ہی بے حیثیت سمجھتا ہے کہ تم کو کسی صوبے کا گورنر نہیں بنانا۔

ابو مغیرہ — نہیں یہ بات تو نہیں اگر میں چاہوں تو وہ مجھے ضرور بنادے۔

خالد — اچھا تو پھر تم اس کو کہو کہ وہ تم کو صوبہ بیت اللہب (اُگ) کا لگھر، مراد دوزخ (کا گورنر بنادے۔

ابو مغیرہ نے کہا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ صیغ کے وقت امیر المؤمنین عبد الملک کے پاس گیا اور اس سے یوں مخاطب ہوا۔

ابو مغیرہ — کیوں امیر المؤمنین میں اپ کا بھائی نہیں ہوں؟

عبد الملک — بے شک! تم میرے بہت اچھے بھائی ہو۔

ابو مغیرہ — اچھا اگر یہ بات ہے تو اپ مجھے صوبہ بیت اللہب کا گورنر بنادیں۔ عبد الملک نے اندازہ کر لیا کہ یہ کا رستا فی خالد کی ہی ہو گی۔

عبدالملک — تم کو خالد کب ملے تھے۔

ابو منیرہ — کل شام کو ملے تھے۔

عبدالملک — اچھا تو آئندہ اس سے بالکل نہ بولنا۔

انتہے میں خالد دربار میں جادا خل ہونے ابوبنیمیرہ کو دیکھا تو پوچھا کہو۔

ابو منیرہ! کیسے ہو؟

ابوبنیمیرہ — عبدالمالک کی طرف اشارہ کر کے "اس نے مجھے آپ کے ساتھ بولنے سے بالکل ہی منع کر دیا ہے۔"

یربات ابو منیرہ نے اس بھولے پن سے کہی کہ پوری مجلس کشٹ زعفران بن گنی عبدالمالک ساختہ ہنسی سے لوٹ پڑ ہو گیا۔ مجلس برخواست ہو گئی^(۱۷)

خالد اور ججاج بن یوسف :

خالد با اصول منصفت مزاج انسان تھے۔ اور ججاج بن یوسف گورنریوں کی تاریخ میں ایک سخت ایگر گورنر ہو گزرے ہیں۔ یہ محمد بن قاسم فاتح سندھ کے چھاتھے اور ان کی پالیسی پسندیدہ افاؤں کی رضامندی تھی اور یہ روش خالد کو ناپسند تھی۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ہشادت کے بعد خالد مج کو گئے اور وہاں حضرت عبداللہ بن زبیر کی ہمیشہ سیدہ رملہ بنت زبیر کو زنکاح کا پیغام دیا۔ اسکی بھنک کی طرح ججاج کوں گئی۔ ججاج جو نکہ ہر بات کو پسندے افاؤں کی رضامندی کے تابع، خواہی خواہی، رکھنا چاہتے تھے اور پوچھ کر خلیفہ عبدالمالک و عزیزہ کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ عداوت پیلی آرہی تھی۔ زبیری خاذان امریوں کا مخالف تھا۔ اس لئے ججاج کا خیال تھا کہ یہ پڑھتے تو خاید امویوں کی سیاست کے ساتھ تباہ ہو۔ ججاج فے پانے پر ایوٹ سیکرٹری عبداللہ بن موبہب کو حضرت خالد کے پاس بھیجا اور اس کے ذریعے خالد کو کہلوایا کہ میرے مشعلے کے بغیر آپ نے یہ رشتہ گرتے کی کیوں کوشش کی۔ یہ خاذان تودہ ہے جس نے آپ کے ابتو جذبہ کی طرف ہر بڑی بات منسوب کی اور ان کو گمراہ تک کہا ہے۔ اور پھر آپ ان کے ہم کفر بھی نہیں ہیں، یہ بات سُن کر خالد غصتے سے موسوعہ فهارس مجلات علمیہ | دینی رسائل و مقالات کا جامع اشاریہ

لال سرخ ہو گئے پہلے تو کافی دیر تک عبد اللہ کو غصہ سے دیکھتے رہے پھر کہنے لگے کہ تم قاصد ہو، اور افسوس کہ قاصد کو کچھ نہیں کہا جاسکتا اور نہ میں تمہارے طور پر کہ کہ تمہارے آقا (حجاج) کے دروازے پر بچنا کو دیتا۔ جاؤ اس کو کہہ دو کہ تمہاری یہ حیثیت کبے ہو گئی ہے کہ میں اپنے گھر پورشتوں میں بھی تم سے مشویے لیتا پھر دو۔ اور یہ جو تم نے کہا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہتے تھے قہدہ آپس میں برابر کے قریش تھے۔ پھر جب اسلام آیا اور اس نے حق کو واضح کر دیا تو پھر ان کے باہمی معاملات محبت و مخالفت انہی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق تھے اور جو تم نے یہ کہا ہے کہ وہ ہمارے ہم کفون بھی نہیں ہیں تو یہ حاج خدا تم کو سمجھے۔ تم انسان قریش سے کتنے بے خبر ہو۔ کیا عوام بن خولید عبدالمطلب کے کفون تھے جو عبدالمطلب نے اپنی روا صفیہ ان کو بسیاہ دی اور رسول اللہ نے تو خولید کی لڑکی خدیجہ سے نکاح کیا تھا۔ اور تم اسی خولید کی اولاد کو اکابر ابوسفیان کا کفون نہیں سمجھتے۔

جب حاج کے پرائیوٹ سکریٹری نے خالد کے جوابات سننے تو حاج سے کوئی

جواب نہ بن پڑا۔

ای مscr کی بات ہے کہ جناب خالد مسجد بنوی میں بیٹھتے تھے رسانے سے حاج بن یوسف گزراد۔ ہاتھ میں بڑا اوتوار تھی۔ جھوٹا ہوا چل رہا تھا کسی نے خالد سے پوچھا کہ یہ۔ "جھوٹا خان" کون ہے۔ خالد نے بطور مزاح حاج کو سُنا کہ کہا چپ چپ یہ تو عمر دبن عاص میں۔

حجاج یہ جملہ سُنتے ہی دینی کھڑا ہو گیا اور یوں گویا ہوا۔

"تم کہتے ہو یہ عسرد بن عاص ہے۔ مجھے نہ عمر دبن عاص بنے کا شوق اور نہ ہی اس کا بیٹا بننے کا شوق ہے۔ میں تو شیوخ ثقیف کا دادہ ہشم دھراغ ہوں جس نے اپنی توار کے گھاٹ تمہارے ایک لاکھ خالفین کو خون میں نہلایا ہے۔ جو تمہارے باپ دادا پر ہر بڑے سے بُرُّ الزام لگاتے تھے۔ پھر تم مزاح کرتے ہوئے کہتے ہو یہ عسرد بن عاص ہے۔"

پھر حاج روانہ ہو گیا لیکن غصے سے اسکی زبان پر تھا عسرد بن عاص۔ عمر دبن عاص۔

امتداد وقت کے ساتھ خالد کے تعلقات خلیف عبدالمطلب سے بالآخر ہمارے عبدالمطلب موسوعہ فہارس مجلات علمیہ ایضاً رشائل وجہات حاج اشاریہ

نے اپنی صاحبزادی عائشہ بنت عبد الملک کا نکاح خالد سے کر دیا۔ اور بعد میں عبد الملک نے خالد کو صورہ حمس کا گورنمنٹ نیشنل دیا۔ وہاں خالد نے اپنی ایک یادگار جامع مسجد حمس تعمیر کرائی جس میں پانچار سو زرخیز غلام کام کرتے تھے۔ پھر جب جامع مسجد مکمل ہو گئی تو وہ تمام غلام جن کی تعداد حمار سو تھی سب کو آنڑا دکر دیا۔^(۱۵)

خالد گو خلیفہ، وقت نہ تھے لیکن سعادت کی دھاک خلفاً میں بھی زیادہ تھی۔ ایک دفعہ ایک شاعر حافظہ خدمت ہوا اور اسے کہا کر میں نے آپسی تعریف میں دو شعر کہھے ہیں لیکن میں وہ شعر اس وقت پڑھوں گا جب ان کا انعام مقرر کرنے کا اختیار مجھے دیں گے۔ خالد نے حامی بھرپول تو

شاعر نے دو شعر سنائے ہے

سالت المنداد الجود حرام انتما
فردوا و قالا انا لعيده
فقلت ومن مولا كما فتطاولا
على و قالا خالد بن يزيد

”میں نے سفراوں اور بخشش سے پوچھا کہ کیا تم دونوں آزاد ہو؟ تو وہ دونوں بولیں کہ ہم تو غلام ہیں۔ میں نے پھر پوچھا کہ تم کس کی غلام ہو اور تمہارا آقا کون ہے تو وہ مجھے گھوڑ کر کہنے لگیں۔ ہمارا آقا خالد بن یزید ہے۔“

اس کے بعد خالد نے گما کر اب اپنا انعام بھی تم ہی مقرر کرو تو شاعرنے کہا کہ ایک لاکھ پیسے دلوائیئے تو خالد نے ایک لاکھ روپیہ اس شاعر کو دینے کا حکم دیا۔^(۱۶)

آپ کے حزبِ المثل کلمات :

بعض کلمات آپنے یالسے بیان کئے جو بعد کو ضرب الامثال کے حکم میں آگئے۔ بھی نے پوچھا کہ انسان کے قریب تر کیا ہیز ہے فرمایا۔ موت — سوال ایسا ان کے لئے زیادہ قابل بھروسہ کیا ہیز ہے فرمایا نیک عمل۔ سوال۔ انسان کے لئے سب سے ڈراوی ہیز کیا ہے۔

اپ کا قول ہے کہ جب کوئی شخص صندی بھی ہو، سیاکار اور باقونی بھی ہو اور پھر صرف اپنی ہی رائے میں صحبتا ہو تو سمجھو کر اسکی بد نجاتی مکمل ہو گئی ہے (۱۹)

عام عادات:

جمعہ، ہفتہ اور اتوار کا روز روختے کی عادت تھی علم طب، علم کیمیا اور علم طبیعتیات میں دستگاہ کا مل تھی۔ ایک دفعہ عبد الملک کے دربار میں پانی کا ذکر چل بخلا تو خالد نے سمندر کے کھالیے پانی کی چند مٹکیں منگو کر غسل تقطیر (FILTRATION) کے ذریعے وہ پانی سیطھا کر دکھایا اور پھر اس عمل کی تفصیلات بیان کیں۔ فن کیمی طریقے کے بے شمار تجزیے کرتے رہتے تھے۔ پھر ان کو اپنی تصنیفات میں جگر دیتے تھے، کاشش کہ ان کی کوئی تصنیف یا تھنگ جاتی تو انہوں نے جو صنید اور تینی سائنسی تجزیات کئے ہوں گے ان تک رسائی حاصل ہو سکتی۔ و لعل اللہ مجده بعد ذالک امسرا (۲۰)

علم اُمت کی نگاہ میں :

حقیق علاماء اُمت کی نگاہ میں خالد بن یزید ہر حیثیت سے بلند رتبہ شفاض گزرے ہیں وہ صدرِ اول کے حقیق مورخین نے ان کی دینداری، انسکی علمی قابلیت، ان کی ادول المردمی اور خواصات کا تذکرہ دل کھول کر کیا ہے مگر اصل حالات بہت مبسوط و مفصل ہوں گے کیونکہ اُن بوسفیان کا سیاسی اقتدار تو صادیہ ماند پر ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد سیاسی اقتدار پر اُن مردان چھاگئے اور طبعی طور سے اُن مردان کی طرف ہی متوجہ کاروڑ پھر گیا۔ پھر جب اقتدار بزرگ آس کے خاندان میں منتقل ہوا تو ہمی بہ طور پر چھائی ہوئے باطنی تحریک کے علمبرداروں نے گرد کر گرد کر حسن بن عیطم کو محو کیا اور ان کے فرمی اور خود ساختہ مثالب دعیوب کو اجاگر کیا تو ان حالات میں دشمنان بزرگ عیشم کی نگاہوں سے پنج کر کوں تھغروں میں بھی کچھی جو تفصیلات مل سکیں ان سلطنتی حالات متعلق مسلم ہو سکے ہیں۔

(۱) — حضرت امام یافی یعنی متوفی ۶۸، میراث الجماں میں لکھتے ہیں (اللہ تعالیٰ) موسوعہ فهارس مجلات علمیہ | یقینی رشائل و جرائد کا جامع اشارة

کان موصوفاً بالعلم والدين والعقل -
علم، دین اور عقل کی صفات سے خالد متصف تھے۔

(۲) — امام ابن کثیر رحمۃہ بیہی

قال ابو ذر عَنْ الدِّمْشِقِيِّ معاویہ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ خَالِدٍ (بِزِيْدٍ)
هُنَّ صَالِحُوْنَ الْقَوْمَ -

امام ابو زرعة الدمشقي نے فرمایا کہ معاویہ (ثانی) اور عبد الرحمن اور خالد پر ان زید
مسلمانوں کے صالحین میں سے تھے۔

(۳) — حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں :

صَدَوقٌ مَذْكُورٌ بِالْعِلْمِ وَ رَوِيَ عَنْ أَبِيهِ وَ دِحْيَةِ الْكَلْبِيِّ وَ
عَنْهُ الْمَزْهُرِيُّ وَ مَجَاوِدِ بْنِ حَيْوَةِ وَ عَلَى بْنِ بَرْبَاحِ وَ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبَاسِ ذَكْرُهُ أَبْنَ حَبَانَ فِي الشَّفَاعَةِ -
فالدرست بازا و ذی علم تھے اپنے والد اور حضرت دحیہ الكلبی سے روایت کرتے
ہیں اور خالد سے زہری رجاہ بن جوہہ علی بن زیاد اور عبید اللہ بن عباس روایت
کرتے ہیں ابن حبان نے ان کو ثقة لوگوں میں بیان کیا ہے۔

(۴) — حافظ ابن عاصم رضی رحمۃہ بیہی

يُوصَفُ بِالْعِلْمِ وَ يُقَولُ الشِّعْرُ وَ قَالَ أَبْنُ حَاتَمَ كَانَ هُنَّ
الْطَّبِيقَةُ الْأَثَانِيَّةُ هُنَّ تَابِعُ أَهْلِ الشَّامِ -

علم سے موصوف تھے شاعر تھے امام ابن حاتم (متوفی ۳۲۸) نے ہمہ اے کہ تابعین
شام کے طبقہ ثانیہ میں سے تھے۔

(۵) — ابن نعیم نے الفہرست میں لکھا ہے :

كان خطيباً شاعراً فصيحاً حازماً ذا رُؤُسِيِّ وَ كان جواداً
خطيب، شاعر، فیض اور محاط و مصاحب رائے اور بلے حد سخنی تھے۔

من ساری روزیں فیہار میں مکمل ایڈیشن میں اس کا تذکرہ اور اکابر اس کا تصریح کیا ہے جو ایمان

جوئی ہیں تقوے کی دیجیرے آضرت کی طرف دھیان رہتا تھا موت کو بہت یاد کرتے تھے
خود فرماتے ہیں : —

التعجب اذ سکنت ذالعمرة
وانك فيها شريف مهيب
فكم ورد الموت من ناعم
وحب العيات اليه عجيب
اجاب المنية لما دعته
وذكرها يجيء لها من يجيء (٢٦)

کیا تم دلت مدندر شریف اور بہیت ناک ہونے کے گھنڈ میں ہو، موت تو دو دن
کو بھی آجائی ہے۔ حالانکہ زندگی ان کو بہت پیاری ہوتی ہے، لگر مرت جب
بلاتی ہے تو اس کو ہر کوئی ناگواری سے قبول کرتا ہے۔
ایک قلم کے دو شعر یہ بھی ہیں (۲۷) ।

يَوْمُ الْحِسَابِ إِذَا النُّفُوسُ تَفَاهَنَتْ
فِي الْعُزْنِ إِذَا غَبَطَ الْأَخْفَ الْأَثْقَلَ
فَاعْمَلْ لِمَا بَعْدَ الْمُمَاتِ وَلَا تَكُنْ
عَنْ حِظْنَفْسِكَ فِي حَيَاكَ غَافِلًا

روز حساب (قیامت) کو یاد رکھو جبکہ کم وزن (اعمال) والے بھاری وزن والوں
پر رشک کریں گے اس لئے بعد موت کے لئے نیک عمل جمع کر رکھو اور اپنی زندگی میں
اپنی جان کے جھٹتے سے غافل مت رہو۔

اور ایک دوسرے عبرت انگریز قلم کا ایک شعر یہ بھی ہے (۲۸) ।
الموت حوهن لا محالة فيه كل الخلق شارع
ومن التقى فائز رع فائناك تحصد ما انت زادع
موت تو ایک حوض ہے جس میں کل مخلوق کو گھٹانا وجہا کہ باس رکھنے والوں کی شست
موسوعہ فہارس مجلات علمیہ (یعنی ریاست و جمادیہ) باس رکھنے والوں کی شست

کو لو جو نکر دہاں دہی کاٹو گے جو یہاں کاشت کیلئے ہے ۔

آپ سے اعلم حفاظ حديث سید الشافعین حضرت امام نبیری اور حضرت رجاء بن عیوا
نے حدیثیں روایت کی ہیں اور صحاح ستر کی مشہور کتاب ابو داؤد شریف میں بھی آپ کی
ایک روایت نظر سے گزری ہے ۱۲۹۰^۱ ۔

گوشہ نشینی :

آخر عمر میں گوشہ نشین ہو گئے تھے رسمی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اب باہر
نکلنے میں کیا مزہ رہ گیا ہے۔ بیونکر انکو کوئی خوبی ہے تو باہر اس پر حسد کرنے والے ہی باقی
رہ گئے ہیں۔ اور اگر کوئی بُرا ہی ہے تو اس کا ڈھنڈ و رہ پہنچنے والے بھی باقی ہیں ۲^۲ ۔
اصل الفاظ یوں ہیں۔ هل بقی الاحسان دفعتمہ او شامت بستکۃ۔

وفت :

سفرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ امیر المؤمنین ولید بن عبد الملک نے جازہ کر کندا
دیا۔ نماز جازہ پڑھانی اور بیوی امیر کو مخاطب کر کے کہا کہ خالد کی میت پر چادری ڈالو گیو جو
اس کے بعد تم کو اتنا ہم حسر تنک جازہ پھر دستیاب نہ ہو گا۔ پھر خالد کو دفن کر کے امرشی
رحمت کے سپرد کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔



فہرست حوالہ جات

- ۱- الخبر ص ۳ - ۳۰۰ مصنف ابو الحسن محمد جیب ۴ شمشی بندرادی متوفی ۵۳۶ مطیع حیدر آباد دکن ۱۹۴۳ء ۱۳۷۹
 - ۲- دنیاست الاعیان و اکباد ایجاد ازمان جلد ۵ ص ۱۳۶ مطیع سصر، مولف قاضی شمس الدین ابن حکمان
برکی شانی متوفی ۱۸۸۱ھ
 - ۳- تاریخ ابن عساکر جدید ص ۱۱۶ طبعہ مصطفیٰ فیضانی ریاضتیں و جواہر زین العابدین دشقری متوفی ۱۵۰۱
- موسوعہ فہارس مجلات علمیہ فیضانی ریاضتیں و جواہر زین العابدین دشقری

٣- العقد الفريد جلد ٢ ص ٩٠ طبع مصر مصنف احمد بن عبد الله البغدادي (مولى هشام بن عبد الرحمن الأنصاري نبوى)

متوفى ٣٦٨ -

٤- كتاب الغزيرت ص ٩٨ حصن مخزن اسحاق ابن نعيم الوراق البغدادي سطورة مصر

٥- سليمان الدبادب جلد ١ ص ٩٨ مصنف ياقوت الحموي روبي طبع مصر (١٣٧٤)

٦- كتاب الغزيرت ابن نعيم ص ٩٨ طبع مصر

٧- تاريخ ابن عساكر دمشق جلد ٥ ص ١١٤

٨- فهرست ابن نعيم ص ٩٨ - ٩- العقد الفريد جلد ٢ ص ٢٥

١٠- تاريخ ابن عساكر دمشق جلد ٦ ص ١١٩ - ١١- الاغناني جلد ١٦ مصنف على بن حسين اصبهان

١٢- الاغناني جلد ١٦ مصنف على بن حسين اصبهان متوفى ٣٥٢ طبع مصر

١٣- الاغناني جلد ١٦ ص ٨٥ - ١٤- المعابر ص ٥٩

١٥- العقد الفريد جلد ٢ ص ٣٩ - ١٦- تاريخ ابن كثير حنبيل دمشق متوفى ٣٧٧ طبع مصر جلد ٩ -

١٧- الصفا - ١٨- بعم الدوبار جلد ١٣

١٩- الصفا - ٢٠- تاريخ ابن عساكر جلد ٥ ص ١١٩

٢١- مرآت الجن جلد اول ص ١٣ طبع حيدر آباد و لكن مصنف امام عبد الله بن اسد الميمني متوفى ٤٤٨

٢٢- تاريخ ابن كثير جلد ٦ ص ٣٣ طبع مصر - ٢٣- تهذيب المヒذب جلد ٣ ص ١٣٥ طبع حيدر آباد و لكن

٢٤- تاريخ ابن عساكر دمشق جلد ٥ ص ١١٤ طبع مصر - ٢٥- كتاب الغزيرت ابن نعيم ص ٩٨ طبع مصر

٢٦- سليمان الدبادب جلد ١٩ منا - ٢٧- العقد الفريد جلد ٢ ص ٢

٢٨- تاريخ ابن عساكر دمشق جلد ٥ ص ١٣٥

٢٩- الصفا - الصفا - الصفا - الصفا -

٣٠- البرداوى و شريف جلد دوم ص ١٢٢ طبع دهلي باب فليس القاطع للمساء

٣١- العقد الفريد جلد ٢ ص ١٥

٣٢- سليمان الدبادب جلد ١ ص ٣٣